سینیگال کے رومن کیتھولک چرچ پر ایک اچٹتی نظر

افریقہ کے آخری مغربی سرے پر سینیگال واقع ہے جو ۱،۹۶،۷۰۲ مربع کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے۔ بحر اوقیانوس کے علاوہ موریطانیہ، مالی، گی آنا اور گنی بساؤ کے ساتھ اس کی جغرافیائی سرحدیں ملتی ہیں۔ اس کے اندر گیمبیا کا علاقہ ہے جس سے سینیگال کا جغرافیائی تسلسل ٹوٹتا ہے۔ مشرق میں سنگلاخ سطح مرتفع کے تھوڑے سے علاقے سے قطع نظر ملک کا ایک بڑا حصہ نچلی سطح کے میدانوں پر مشتمل ہے۔ زیر کاشت رقبے اور قدرتی چراگاہوں کے متصل بنجر خطّے ہیں جو تیز ہواؤں کے ساتھ اڑ کر آنے والی ریت سے بنے ہیں۔ ملک کا نظام آب پاشی بہت ناقص ہے۔ شمال میں موسم زیادہ تر صحارا کے موسم جیسا ہے۔ بہت زیادہ گرمی پڑتی ہے البتہ ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ درجۂ حرارت کچھ کم ہوتا ہے۔ آبادی کی اکثریت یعنی ۸۵ فیصد مسلمان ہے۔ تقریباً پانچ فیصد کیتھولک ہے اور ایک نہایت چھوٹی سی اقلیت افریقی اور روایتی مذہب کی پیروکار ہے۔

تاریخ اور سیاسی اتار چڑھاؤ

چوتھی سے اٹھارہویں صدی تک سینیگال عظیم سلطنتِ سوڈان (گھانا، مالی اور گاؤ) کا حصّہ تھا اگرچہ چودہویں صدی میں جولف، والو کیور، فوٹا اور ٹورو جیسی مقامی بادشاہتیں وجود میں آ گئی تھیں جو داخلی طور پر بہت حد تک خود مختار تھیں۔

۱۱۴۴ء: پُرتگیز جہازران گوری کے مقام پر لنگر انداز ہوئے۔

۱۶۳۵ء: استعماری اثر و نفوذ کے اوّلیں مرکز قائم ہوئے۔ ۱۶۵۹ء میں جزیرہ ندر (جسے بعد ازاں سینٹ لوئیس کا نام دیا گیا) میں فرانسیسی نوآباد کار آئے۔ ۱۷۶۳ء کے بعد زیادہ تر انگریز آئے اور ۱۸۱۴ء کے بعد ایک بار پھر فرانسیسیوں کی لہر آئی۔

۱۸۶۴ء: سینیگال فرانسیسی نوآبادی بن گیا۔

۱۹۶۰ء: (۱۱ نومبر) سینیگال نے آزادی حاصل کرلی۔

۱۹۶۳ء: آئین میں ملک کو صدارتی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

۱۹۸۲ء: سینیگال اور گیمبیا کے اتحاد "سینی گیمبیا" کا "ہم وفاق" وجود میں آیا۔

اگرچہ سرکاری زبان فرانسیسی ہے، مقامی زبانیں اور بالخصوص ولوف وسیع پیمانے پر بولی جاتی

ہے جو حقیقتاً قومی زبان بن چکی ہے۔

جہاں تک سینیگالی عوام میں تبلیغ عیسائیت کا تعلق ہے، اِسے مغربی افریقہ کے فرانسیسی بولنے والے سارے علاقے کے وسیع تر تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ۱۴۴۱ء میں مقامی لوگ پہلی بار بائبل سے روشناس ہوئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب گوری کے مقام پر پرتگیز جہازران لنگر انداز ہوئے تو اُن کے ساتھ پرتگیز پادری بھی تھے جنھوں نے خشکی پر قدم رکھتے ہی تبلیغِ عیسائیت کا کام شروع کر دیا تھا۔ اس عمل کی تجدید اُس وقت ہوئی جب فرانسیسی تاجر اور جہازران کمپنیاں پادریوں کے ہمراہ سینٹ لوئیس اور گوری میں وارد ہوئیں۔ ۱۴۸۲ء میں "گوری" میں ایک گرجا گھر تعمیر کیا گیا۔

سینیگال میں تبلیغ عیسائیت اور چرچ کی پیش رفت کے سلسلے میں واقعات کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

۱۸۱۹ء: سینیگال میں سینٹ جوزف آف کلنی کی راہبات کی آمد

۱۸۶۳ء: سینی گیمبیا میں رسولی نیابتی حلقے کا قیام (۱۹۳۶ء سے ڈکار میں)

۱۹۵۵ء: مقامی نظامِ مراتب کی تشکیل

۱۹۶۲ء: ڈکار کے لیے پہلے سینیگالی آرک بشپ ہیاسنتھو تھیانڈوم کا تقرر

۱۹۷۶ء: تھیانڈوم کی طرف سے پہلے سینیگالی کارڈینل کا تعین

سینیگال میں عیسائی آبادی بحیثیت مجموعی ایک چھوٹی سی اقلیت ہے، تاہم اس وقت کے اعداد و شمار بہت اہم ہیں۔ ان سے مسلسل ترقی کا اظہار ہوتا ہے اور یہ اعداد و شمار ایک ایسی عیسائی برادری کے مظہر ہیں جس کا وقار اور خدمات اپنی آبادی کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ اعداد و شمار یہ ہیں:

حلقۂ نیابت	آبادی	کیتھولک	پادری*	برادران	راہبات
ڈکار	۱۶،۵۰،۰۰۰	۲،۲۰،۷۴۰	۹۷(۳۰-۶۷)	۹۸	۲۶۵
سینٹ لوئیس					
کاولک	۱۲،۱۰،۱۱۹	۸،۶۸۸	۲۲(۶-۱۶)	۱۷	۵۹
ڈوسینیگال	۱،۴۰،۷۵۳	۳،۶۴۱	۱۸(۳-۱۵)	۹	۲۵
ٹمباکونڈا	۳،۹۴،۰۰۰	۵،۸۵۹	۲۱(۴-۱۷)	۱۰	۲۴
تھیس	۱۵،۶۹،۴۸۸	۳۷،۷۷۳	۵۳(۳۱-۲۲)	۴۷	۹۴
زگوین چوری	۱۱،۷۸،۱۵۷	۹۴،۰۵۱	۶۶(۵۷-۹)	۱۵	۱۲۰
میزان	۷۱،۴۲،۴۹۹**	۳،۷۰،۷۵۲	۲۷۷(۱۳۱-۱۴۶)	۱۹۶	۵۸۷

[* قوسین میں دیے گئے پہلے اعداد نیابتی پادریوں اور دوسرے باضابطہ پادریوں کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔
** رپورٹ میں میزان یہی دیا گیا ہے۔]

تبلیغی اور مشنری کارکنوں کی بڑی تعداد مقامی افریقیوں پر مشتمل ہے۔ تمام بشپ سینیگالی ہیں۔ اِسی طرح پادریوں، برادران اور راہبات میں سے ساٹھ فیصد کا تعلق بھی مقامی باشندوں سے ہے۔

چرچ کا تعلیمی پروگرام

چرچ کیتھولک اور غیر کیتھولک آبادی کے لیے تعلیم، صحت اور سماجی بہبود کے شعبوں میں جو خدمات انجام دے رہا ہے، ان سے مقامی آبادی میں چرچ کے لیے اعتماد اور تعریف کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اِس وقت ۴۲ نرسری، ۱۱۷ پرائمری اور ۴۶ مڈل اسکولوں کے ذریعے کیتھولک تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔ ان اداروں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد بالترتیب ۴۳۷۷، ۳۸۱۳۴ اور ۱۵۸۱۸ ہے۔ اِن کے علاوہ دو سو طلبہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کیتھولک تعلیم کی قدردانی کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ یونیسکو نے حال ہی میں تعلیم کا ایوارڈ سینٹ میری ڈی ہین کیتھولک اسکول (ڈکار) کو دیا ہے۔ اِس اسکول میں تین ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں جن میں سے دو تہائی مسلمان ہیں۔ صحت اور رفاہ عامہ کے حوالے سے کیتھولک امداد چرچ کے ۳۰۸ مراکز کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے جن میں ۱۳ ہسپتال، ۱۲۰ ڈسپنسریاں، چار جذامیوں کی بستیاں، ۳۸ یتیم خانے اور دو بچوں کے گھر ہیں۔

مکالمہ

سینیگال دستوری طور پر ایک سیکولر ریاست ہے، اِس لیے ایک دستوری مسلم ریاست نہیں، تاہم اسلام ہر جگہ موجود ہے اور اس سے حکومت اور اس کی انتظامی پالیسیاں متاثر ہوتی ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں سینیگال کے صدر جناب لیوپوڈو سیڈر سنگھور تھے، وہ کھلے دل کے معروف مدبّر اور افریقہ کے انسان دوست شاعر کی حیثیت سے مشہور تھے۔ اُنہوں نے قائم مقام پاپائی سفیر کی اسنادِ سفارت وصول کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ہمارے سیکولرزم سے مراد انکارِ خداوندی نہیں بلکہ آزادیٔ مذہب ہے ----"

جہاں تک عیسائی - مسلم مکالے کا تعلق ہے، سینیگال کے بشپوں نے ۱۹۹۱ء میں "اسلام اور عیسائی روابط" کے عنوان سے ایک دستاویز شائع کی تھی، جِس میں انہوں نے لکھا ہے کہ مکالے کی راہ میں متعدّد مشکلات حائل ہیں لیکن کئی حوصلہ افزا مثالیں بھی موجود ہیں۔ بشپوں نے اپنے ہم مذہبوں کو تلقین کی ہے کہ وہ زندگی اور تعاون کے مکالے یعنی روحانی اور عقائد پر مبنی مکالے کو روبہ عمل لائیں۔ اس امر کی شاندار شہادت دیں کہ مکالے کی تشکیل اور تیاری صحیح خطوط پر ہوئی ہے۔

عیسائی - مسلم تعلقات کے حوالے سے یہ امر اہم ہے کہ سرکاری سطح پر دونوں برادریوں کے درمیان اچھے تعلقات ہیں اور چرچ کی طرف سے تعاون اور مکالے کے لیے آمادگی بڑھ رہی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ روز مرّہ کے بہت سے امور باہمی احترام، تعظیم اور کھلے مکالے کی بنیاد پر چل رہے

ہیں۔ دونوں برادریوں کے درمیان چرچ، مساجد اور مراکز کی تعمیر جیسے امور میں اکثر ایک دوسرے سے تعاون کیا جاتا ہے۔ تاہم ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو زندگی کے معاملات اتنے ہموار نہیں ہوتے۔ جب پوپ کے دورے کا اعلان کیا گیا تھا تو اس سے پریس اور ریڈیو میں تند و تیز بحث کا آغاز ہو گیا تھا۔ بعض مسلم تنظیموں نے جہاں مجوّزہ دورے پر نکتہ چینی کی، بہت سے دوسرے مسلمانوں نے اس تنقیدی رویّے کو مذہبی مخاصمت کی علامت اور دو برادریوں کے درمیان رقابت سے تعبیر کیا۔ گذشتہ چند برسوں میں کلیسائیت کے قومی کمیشن کی بدولت پروٹسٹنٹ فرقے کے ساتھ تعلقات میں بہتری پیدا ہوئی ہے۔

مزید بیداری اور مشنری جذبے کی تجدید

قومی سطح پر پوپون گنی میں میریان کی درگاہ کی صد سالہ تقریبات (۸۹ - ۱۹۸۸ء) کے لیے دو سالہ تبلیغی تیاری، ڈکار کی کلیسیائی مجلس (۹۲ - ۱۹۹۰ء) کا انعقاد، افریقہ کے بشپوں کی کلیسیائی مجلس کا خصوصی اجلاس اور پوپ کے دورے کی تیاریاں، یہ تمام سرگرمیاں اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ سینیگال میں بیداری، گہرے غور و فکر، بارآور داعیانہ تجاویز اور چرچ کی مشنری سرگرمیوں کا وقت آن پہنچا ہے۔ مقامی چرچ آنے والے برسوں اور حقیقتاً ہزارہ سوم (۲۰۰۱ء - ۳۰۰۰ء) میں داعیانہ کام کے لیے منصوبہ بندی پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ اس مقصد کے لیے تبلیغ و تعلیم، خاندانی تبلیغ، عیسائی - مسلم مکالمہ، عیسائی عالمگیر اتحاد، غیر مذہبی تعلقات، ذرائع ابلاغ کا استعمال، پادریانہ اور مذہبی پیشوں کی ترویج و تشکیل جیسے موضوعات کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

سینیگال میں چرچ، مکالمے اور سماجی و ثقافتی ترقی کے جذبے سے سرشار ذرائع ابلاغ کو تبلیغی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس شعبے میں جناب تھیانڈوم سب سے زیادہ متحرک ہیں۔ ڈکار کی کلیسیائی مجلس میں یہ طے پا چکا ہے کہ چرچ کی آواز اور اس کا پیغام ہر خاص و عام تک پہنچ جائے، اور جدید ذرائع ابلاغ کے بہتر استعمال کے لیے تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔ (بہ شکریہ ماہنامہ فوکس، لیسٹر - فروری ۱۹۹۲ء)